برکات گیارھویں شریف
تصنیفِ لطیف
حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی
علیہ رحمۃ اللہ
Vist
Uwaysi Books
www.faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

تحفه اُویسیه از لنگرِ غوثیه یعنی صلوٰة غوثیه: حاجت بر آری کے لئے ایک مجرب نماز صلوٰۃ الاسرار یعنی نمازِ غوثیہ ہے جو امام ابو الحسن نورالدین اور ملّا علی قاری و شیخ عبد الحق محدث دہلوی حضور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں جس کی ترکیب یہ ہے بعد نمازِ مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ پڑھے۔ سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثناء کرے اور گیارہ بار یہ کہے یارسول الله ،یانبی الله اغثنی وامددنی فی قضآءِ حاجتی پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر کہے یاغوث الثقلین ویاکریم الطرفین اغثنی وامددنی فی قضآء حاجتی پھر حضور کے توسل سے اللہ عزوجل سے دعا کرے انشاء اللہ حاجت پوری ہو گی۔

اخوانِ اهلسنّت: تحفہ گیارہویں اور ہدیہ "صلوٰۃِ غوثیہ" اپنے سُنی بھائیوں کے لئے بہترین سرمایہ دارین ہیں۔ مخالفین کو انکار ہے تو اُن کو یہ تحفہ کوئی فائدہ نہ دے گاہاں وہ دلائل اثبات چاہتے ہیں تو ہر دونوں تحفوں کے لئے فقیر کی کتاب "الاکسیر الاعظم فی عرس الغوث الاعظم رضی الله عنه" کا مطالعہ کریں۔

وماتوفیقی الله بالله العلی العظیم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ ٗ

مختصر حالاتِ زندگی غوث الاعظم رضی اللّٰہ عنہ

حضرت غوث الثقلین قطبِ ربانی، محبوبِ سبحانی رضی اللہ عنہ بغداد کے علاقے جیلان میں یکم رمضان المبارک ۴۷۱ھ کو دنیا میں تشریف لائے جس شب آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی وہ رمضان المبارک کی چاند کی پہلی تاریخ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا اسم مبارک عبد القادر تھا اور محمد کنیت تھی اور محی الدین لقب تھا(آسمان میں آپ رضی اللہ عنہ کا لقب اشہب ہے) سلسلہ نسب والد ماجد کی طرف سے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور والدہ ماجدہ کی طرف سے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ اس لئے حسنی و حسینی سیّد لکھا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا اسم مبارک موسیٰ ابو صالح جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا اسمِ گرامی سیّدہ اُم الخیر فاطمہ جو حضرت عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کی دخترِ نیک اختر تھیں۔ سیّدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا عہدِ طفولیت بڑے پاکیزہ ماحول میں گزرا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہوش سنبھالا تو یتیم ہوگئے اور عارفہ باللہ ماں نے اس درِ یتیم کو بہترین تعلیم وتربیت سے آراستہ کرنے کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے قرآن مجید پڑھا پھر عربی وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۸ سال کی عمر میں مزید حصولِ علم کی لگن میں آپ رضی اللہ عنہ کو اس دور کے سب سے بڑے علمی مرکز بغداد لے گئی آپ رضی اللہ عنہ بغداد پہنچے تو اُس وقت شیخ ابو الخیر محمد بن مسلم حماد الدباس کے علم و عرفان کا سورج پوری تابانی سے چمک رہا تھا۔ سیّدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے طریقت کے رموز شیخ حماد باس سے ہی حاصل کئے۔ پھر اپنے وقتِ فقہاء میں ہی نہیں بلکہ عرفاء وزہاد میں بھی بلند مقام کے مالک شیخ قاضی ابو سعید المبارک المخزومی جو فقہ میں امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے پیرو تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فقہ کی تعلیم پائی اور خرقۂ خلافت ولایت حاصل کیا۔ پیرِ طریقت کے ہی مدرسہ میں آپ رضی اللہ عنہ نے وعظ فرمانے کی ابتداء کی اور عرصے تک آپ رضی اللہ عنہ اپنے فرائض بڑے سکون و اطمینان کے ساتھ ادا کرتے رہے لیکن ایک شب آپ نے حضور ﷺ اور سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا اور عالمِ رویا میں تکلم اور تبلیغ کرنے کا حکم ملا تو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مدرسے سے باہر نکل کر تقاریر کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کے اثر سے ہزاروں یہود و نصاریٰ مسلمان ہوگئے۔ ہزاروں نے ہدایت پائی، ہزاروں کی سیرتیں سنور گئیں۔ اس وقت رحمت کی بدلیاں چھائی ہوئی تھیں اور علم و عرفان کی بارش ہو رہی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ سے دین نے نئی زندگی پائی اس لئے آپ رضی اللہ عنہ محی الدین کے لقب سے ممتاز ہوگئے۔

قرآنی احکام اور اسوۂ حسنہ کی پابندی آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی کا اوّلین مقصد تھا سنّتِ رسول ﷺ کے اتباع میں مجبور و معذور اور فقراء ومساکین کی خدمت کرنے میں بڑی خوشی محسوس فرماتے تھے۔ خلیفہ اور وزراء آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں نیاز مندانہ حاضر ہوتے اور ادب سے بیٹھ جاتے ۔ آپ رضی اللہ عنہ کے وعظ وپند، رُشد وہدایت اور تبلیغ کا سلسلہ پورے چالیس سال تک جاری رہا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی پوری زندگی سنّتِ نبوی کا نمونہ تھی ۔ آپ رضی اللہ عنہ کے تمام وعظوں، تحریروں کا لبِ لباب یہی ہوتا کہ لوگ اپنی زندگیوں کو حضورِ اکرم ﷺ کی زندگی کے سانچے میں ڈھال لیں۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی میراں محی الدین رضی اللہ عنہ کے یومِ وصال میں اختلاف ہے۔ زیادہ حضرات نے ربیع الثانی پر اتفاق کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا

وصال ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ کو نوے برس کی عمر میں ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا روضہ مبارک بغداد شریف میں ہے جہاں ہر سال آپ رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے یہی عرس اور آپ رضی اللہ عنہ کی نیاز کا دوسرا نام گیارہویں شریف ہے۔

نکتہ: جہاں سرورِ عالم ﷺ کی اُمت آپ ﷺ کو یاد کرتی ہے اور شیداؤالہ ہے ایسے ہی آپ ﷺ کے لاڈلے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی بھی نام لیوا ہے اس کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ حضورِ اکرم ﷺ کے نائب اور آپ ﷺ کی صفات کے مظہرِ اتم ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو پروردگارِ عالم نے اُولیاء میں وہ مقام عطا فرمایا ہے جو محبوبِ خدا ﷺ کو جملہ انبیاء میں حاصل ہے اگر حضرت محمدِ مصطفی اسیّد الانبیاء ہیں تو شہنشاہِ بغداد سیّد الاولیاء ہیں اس کی مختصر وضاحت یوں ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ جس طرح حضرت محمد مصطفی ﷺ کے معجزات بے شمار ہیں اسی طرح حضرت عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات کی بھی کوئی حد نہیں۔

نبی و غوثِ جلی علیہ السلام و رحمۃ اللّٰہ علیہ: امام شہاب الدین خفاجی حنفی نے اپنی کتاب نسیم الریاض صفحہ ۲۸۲ جلد ۳ میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ کے جسمِ اقدس پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ امام موصوف کتاب مذکور کے اسی مقام پر لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے جسمِ اطہر کا سایہ نہیں رکھا تھا۔ ان کے علاوہ بہت سے صفاتِ نبوی سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ میں موجود تھے جنہیں فقیر نے اپنی کتاب "قدمی علی رقبۃ کل ولی" میں تفصیل سے عرض کر دی ہیں۔[1]

غوثِ اعظم رضی اللّٰہ عنہ درمیان اُولیاء چوں محمد درمیانِ انبیاء: نبوت کے شہنشاہ ﷺ نے انبیاء علیہم السلام بلکہ تمام خلقِ خدا کو فیوض و برکات سے مالا مال فرمایا تو حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے فیض و برکت کے بحرِ کراں کی موج کہاں کہاں تک پہنچی۔ عالمِ اسلام کے کتنے ہی آبشاروں نے اس بحرِ کراں سے زندگی کی خیرات مانگی اور وقت کے بڑے بڑے مسند نشینوں نے اپنے امیرِ کشور کی آمد کے غلغلے بلند کئے سرکارِ غوث الوری کی زندگی کا یہی وہ باب ہے جسے پڑھنے کے بعد اقلیمِ ولایت میں ان کی شہنشاہی کا یقین چمکنے لگتا ہے۔

انبیاءِ سابقین نے ہزاروں سال پیشتر اگر مطلعِ رسالت پر ایک آفتاب کے طلوع ہونے کی خبر دی تو یہاں بھی مظہرِ اتم کی شان یوں جلوہ گر ہوئی کہ ظہور سے سینکڑوں سال قبل روئے زمین کے اُولیائے کاملین نے ولایت کے آفاق پر ایک خورشید کے چمکنے کی بشارتیں دیں ان کے مناقب و محامد کے خطبے پڑھے اور ہر اول دستے کی طرح دلوں کی سرزمین کو ایک شہنشاہ کی جلوہ گری کے لئے ہموار کیا۔

امام حسن عسکری کی بشارت: خانوادۂ اہلِ بیت کے چشم چراغ حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں خاندان کا مقدس خرقہ اپنے وارث کے حوالے کیا اور ارشاد فرمایا کہ پانچویں صدی کے آخر میں عراق کی سرزمین سے ایک عارف باللہ کا ظہور ہو گا جس کا نام

---

[1] (نسيم الرياض في شرح شفاء القاضي عياض، القسم الأول في تعظيم العلي الأعظم لقدر النبي صلي الله عليه وسلم، 335/4، دار الكتب العلمية، 2011)

عبدالقادر اور لقب محی الدین ہو گا یہ امانت بحفاظت تمام اس تک پہنچا دی جائے چنانچہ وہ مقدس امانت نسل در نسل منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ ماہِ شوال ۴۹۹ھ میں ایک امینِ وقت کے ذریعے غوثیت تک پہنچ گئی۔(مخزنِ قادریہ)

نیابت تا قیامت: دراصل یہ وہ خرقہ تھا کہ ولایت کی نیابت اہلِ بیت میں امانت تھی جسے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو "عالمِ غوثوی" میں عطا کرنے کی بات طے ہوئی اور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری تک ہر ولی کی ولایت کی مہر ثبت کرنے کا عہدہ بخشا گیا۔ مکتوبات میں امام ربانی سیّدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اور مولانا قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے السیف السلول میں تفصیل بیان فرمائی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الحمد للّٰہ الذی رفع اھل القربۃ من حضیض البشریۃ الیٰ اعلیٰ ذروۃ الاصطفائیہ وخصھم من بین عبادہ بالفیوضات القدسیۃ وجعل ذکرھم سبباً لنزول الرحمۃ ودافعاً للبلیۃ والنقمۃ بالعنایۃ الازلیۃ ، اشتھرت مناقبھم فی الافاق وخوارقھم بین الطباق کاشتھار الشمس بالضیائیۃ ، ومن تمسک بھم امن من الاھواء النفسانیۃ فانھم قوم لایشقی جلیسھم بالاغواۃ الشیطانیۃ ، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا ومولانا محمدنِ الذی ھوللوجود علۃ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ المتادبین بادابہٖ المرضیۃ واولیاء امۃ الجامعین بالطرائق الظاھریۃ والباطنیۃ لاسیما غواص البحور الحقیقیۃ والعرفانیۃ۔

امابعد! یہ رسالہ ان دوستوں کی خدمت میں حاضر ہے جو گیارہویں شریف صرف اس شوق اور ارادہ سے کرتے ہیں کہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روحانیت ان کی دنیا و آخرت میں حامی کار اور مددگار ہو اس رسالہ میں اہلسنّت کے لئے علمی مواد کا ذخیرہ ہے منکر اسے نہ پڑھے تو بہتر ہے ورنہ بحکمِ قرآنی یُضِلُّ بِہٖ کَثِیۡرًا وَّیَهۡدِیۡ بِہٖ کَثِیۡرًا [2] اس کا مرض بڑھ جائے گا ہاں اگر گندی عادت اور سوءِ عقیدت سے ہٹ کر اس کا مطالعہ کرے تو ممکن ہے اسے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے صدقے بہرہ وری نصیب ہو۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

---

[2] البقرۃ: 26 **ترجمہ:** اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے۔

مقدمہ: فضائل و مسائل سے پہلے ہم گیارہویں شریف کے متعلق ایک مقدمہ تحریر کرتے ہیں تاکہ اہلِ علم اس سے استفادہ کرسکیں اور منکرین اگر اہلِ علم ہیں تو غور و فکر فرمائیں اگر ضدی ہیں تو خدا حافظ۔

قاعدہ اسلامیہ: احکامِ اسلام تمام برابر نہیں ان میں بعض وہ ہیں جن کا منکر کافر اور بے دین ہے، بعض وہ ہیں جن کا انکار گناہ اور فسق ہے، بعض وہ ہیں جن کا انکار نہ کفر ہے نہ گناہ۔ گیارہویں اسی تیسری قسم سے ہے ہاں اگر انکار محض ضد بہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ ہے تو بد بختی اور دین و دنیا کی محرومی اور شوم بختی (بدقسمتی) ہے۔ ہمارے زمانہ کے اکثر منکرین اسی پچھلی قسم سے ہیں۔ چنانچہ تجربہ شاہد ہے۔

اقسامِ منکرین: جو لوگ گیارہویں شریف کو جائز اور بدعت کہتے ہین ان کی تین قسمیں ہیں۔

۱) کم علم از اُصول، فقہ، حدیث، قرآن۔ یہ معذور ہیں۔

۲) علم کے باوجود دیانت سے کام نہیں لیتے اور اظہارِ حق کے مقابلہ میں پاس خاطرِ جماعت یا افراد کو ضروری سمجھتے ہیں۔

۳) وہ جو ذکرِ میلاد، فاتحہ، عرس، گیارہویں شریف وغیرہ کو بلا دلیل ناجائز، بدعت و حرام کہہ دیا کرتے ہیں۔

گیارہویں کو سمجھنے کے لئے چند شرعی قواعد پیش کئے جاتے ہیں تاکہ اہلِ انصاف گیارہویں شریف کے جواز و عدم کو خود سمجھ سکیں۔

شریعت کے احکام: شریعتِ مطہرہ نے جن اُمور کو ہمارے لئے جائز رکھا ہے اس کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ فرض   ۲۔ واجب   ۳۔ سنّت   ۴۔ مستحب

اور وہ اُمور جو ہمارے لئے ناجائز رکھے ہیں اس کی بھی چند قسمیں ہیں۔

۱۔ حرام   ۲۔ مکروہ تحریمی   ۳۔ مکروہ تنزیہی

شرعی احکام کی تفصیل

فرض:۔ صرف دلیلِ قطعی سے معلوم ہوتا ہے۔

واجب:۔ کے لئے دلیلِ ظنی بھی کافی ہے۔

سنّت:۔ چند صورتوں سے دریافت ہوتی ہے۔

۱) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قول یا فعل سے۔

۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قول یا فعل سے۔

۳) حضور ﷺ یا آپ ﷺ کے صحابہ کے سکوت سے جو کسی طریقے پر ہو۔

مستحب:۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کے کسی ایسے فعل سے کہ جس کا ترک کرنا بھی ثابت ہو۔ سلفِ صالحین نے اسے اچھا سمجھا۔

حرام:۔ مکروہ تحریمی و مکروہ تنزیہی کے لئے بھی وہی صورتیں ہیں جو اُوپر مذکور ہوئیں۔

قاعدہ اسلام: جس عمل کے اثبات یا نفی کی کوئی دلیل نہ ہو اس کو مباح کہتے ہیں یعنی مباح کے لئے صرف اتنا کافی ہے کہ اس فعل کی حرمت قرآن و حدیث سے ثابت نہیں کیوں کہ خود قرآن شریف کی آیات سے ہی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر وہ چیز جس کا ناجائز ہونا حرمتِ مذکور سے نہ ہو وہ جائز ہے ۔ جائز کہنے والوں کو ثبوت دینے کی ضرورت نہیں بلکہ مکروہ یا حرام کہنے والوں کے ذمہ ہوتا ہے کہ وہ دلیل دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ ۔ (پارہ ۸، سورۃ الاعراف، آیت ۳۲)

ترجمہ: کون ہے حرام کرنے والا اچھی چیزیں جو اللہ نے پیدا کی ہیں اچھے کپڑے ہوں یا عمدہ کھانے وغیرہ۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دلیل شرعی کے کسی چیز کو حرام یا مکروہ بتانا اور جائز ہونے کے دلائل طلب کرنا آیۂ مذکورہ کے خلاف ہے، یہ شریعت کا مقابلہ ہو گا۔

ازالۂ وھم: بعض لوگ کہتے ہیں کہ چوں کہ عوام گیارہویں کے معاملہ میں غلو کرتے ہیں اسی لئے ہم احتیاطاً ناجائز کہتے ہیں اس کا جواب امام شامی رحمۃ اللہ علیہ سے سنیئے، فرماتے ہیں کہ

وَلَيْسَ الِاحْتِيَاطُ فِي الِافْتِرَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى بِإِثْبَاتِ الْحُرْمَةِ أَوِ الْكَرَاهَةِ اللَّذَيْنِ لَا بُدَّ لَهُمَا مِنْ دَلِيلٍ بَلْ فِي الْقَوْلِ بِالْإِبَاحَةِ الَّتِي هِيَ الْأَصْلُ، وَقَدْ تَوَقَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَنَّهُ هُوَ الْمُشَرِّعُ فِي تَحْرِيمِ الْخَمْرِ أُمِّ الْخَبَائِثِ حَتَّى نَزَلَ عَلَيْهِ النَّصُّ الْقَطْعِيُّ[3]

یعنی احتیاط اس میں نہیں ہے کہ کسی امر کو جس پر دلیل شرعی نہ ہو حرام یا مکروہ کہہ دیا جائے یہ تو اللہ پر افترا ہے بلکہ احتیاط اسی میں ہے کہ مباح کہا جائے کہ جو اصل اشیاء میں ہے خود حضورِ اکرم ﷺ نے باوجودیکہ آپ شارع تھے شراب جیسی چیز کو جو کہ تمام خباثتوں کی جڑ ہے حرام کرنے میں توقف فرمایا یہاں تک کہ حکمِ خدا آیا۔

نبی کریم ﷺ نے اُمت کو سمجھایا: رہتی دنیا تک رسول اللہ ﷺ نے ایک ضابطہ بتایا جس سے ہر جھگڑے کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں دار قطنی سے مروی ہے کہ

---

[3] (حاشية ابن عابدين = رد المحتار، كتاب الأشربة، 459/6، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية 1386 هـ=1966 م)

إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا[4]

یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرائض فرمائے ہیں ان کو ضائع مت کرو جو کچھ حرام فرمایا ہے اس میں مت گھسو اور جن کی حدیں مقرر فرمائی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جن اشیاء سے سکوت فرمایا ہے بغیر بھول کے اس سے بحث نہ کرو۔

غور فرمایئے: حضورِ اکرم ﷺ کا یہ ارشاد کتنا واضح ہے اب گیارہویں شریف کے مسئلہ کو دیکھئے اس میں کیا ہوتا ہے صرف یہی نا کہ حلال اشیاء کے ساتھ قرآن مجید پڑھ کر ان کا ثواب حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روح کو پہنچایا جاتا ہے اور ایصالِ ثواب احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے جن کے منکر معتزلہ تھے۔ اہلِ اسلام میں کوئی بھی اس کا منکر نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ قرآن مجید اور دیگر اشیاء کا ثواب اہلِ اموات کو بخشا جائے تو ثواب پہنچتا ہے۔ پھر یہ کیوں کر درست ہو سکتا ہے کہ چند اُمور جو باعثِ ثواب ہیں ان کی یک جائی بدعت و حرام ہو جائے۔ کھانا خیرات کرنا اور قرآن شریف کا ثواب پہنچانا وغیرہ بجائے خود علیحدہ علیحدہ عمل تو ثواب ہوں لیکن ان کے اشتراک کو ناجائز کہا جائے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ نیکی کے کئی اقسام کا جمع ہو جانا گناہ بن جاتی ہیں یہ کسی پاگل کا تصور ہو سکتا ہے حالانکہ یہ طریقہ خود حضور ﷺ سے منقول ہے، حدیث میں منقول ہے:

قال كان يوم الثالث عن وفات ابراهيم بن محمد صلي الله عليه وسلم جاء ابو ذر عند النبی امعه تمرة ولبن الناقة وخبز الشعير فوضعها عند النبی اقرء النبی صلي الله عليه وسل عليه الفاتحه مرة وسورة الاخلاص ثلاثة مرة قرء اللهم صل علىٰ محمد انت لها اهل و وهولها اهل فرفع يديه ومسح وجهه فامر رسول الله صلي الله عليه وسلم اباذران يقسمها وقال النبی صلي الله عليه وسلم ثواب هٰذا لاطعمة لانبی ابراهيم۔ (وجيز الصراط)

یعنی حضرت سیّدنا ابراہیم بن محمد ﷺ کی وفات کا تیسرا دن تھا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوکھے چھوہارے، اُونٹنی کا دودھ، جو کی روٹی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان چیزوں کو حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ حضورِ اکرم ﷺ نے اس پر سورہ فاتحہ ایک بار اور قل هو الله تین بار پڑھا اور یہ درود پڑھا اللهم صل علی محمد انت لها اهل وهو لها اهل پھر اپنے دستِ مبارک اُٹھائے اور چہرہ (روئے پاک) پر پھیرا پھر ابوذر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ ان چیزوں کو تقسیم کر دیں اور فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ ثواب ان کھانوں کا میرے فرزند ابراہیم کو پہنچے۔

طریقہ اہلسنّت: یہی طریقہ فاتحہ کا اب تک مروج ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ تعین وقت اور سامنے شیرینی کا رکھ کر فاتحہ دینا سنّت رسول اللہ ﷺ ہے۔

---

[4] (مشكاة المصابيح، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثالث، 1/69، رقم الحديث، 197-(58)، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985 م)

مسئلہ حدیثیہ: حدیث شریف میں ایصالِ ثواب پر جب صاحب روح کو ثواب پہنچتا ہے تو روح ثواب بھیجنے والے کو خوش ہو کر دعائیں دیتی ہے۔

فائدہ: اس قانونِ نبوی پر جب ہماری نیاز حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں پیش ہوتی ہے تو ہمارا عقیدہ (بہ ارشادِ گرامی مذکور) ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ ہمارے حق میں دعا فرمائیں تو ہمارا بیڑا پار ہی پار۔

قاعدہ حدیثیہ: احادیثِ ابدال میں ہے کہ محبوبانِ خدا ﷺ کے طفیل ہی سے دنیا کا کارخانہ آباد ہے ان روایات کا خلاصہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے سنیئے، فرمایا کہ

وبک تنکشف الکروب، وبک تسقی الغیوث، وبک تنبت الزروع، وبک یدفع البلاء والمحن عن الخاص والعام۔ [5]

(فتوح الغیب، مقالہ نمبر ۴)

یعنی اور اسی (ولی کامل) کے فیضان سے تمام سختیاں دور ہو جاتی ہیں اور اس کی برکت سے بارشیں ہونے لگتی ہیں اور اس کی برکت سے کھیتیاں لہلہاتی ہیں اور اس کے علاوہ اس کی برکت سے ہر خاص وعام کی بلائیں اور مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔

فائدہ: اس ارشادِ گرامی کو ہم اہلسنّت نے آزمایا اور اس راہ سے بھولے بھٹکے دوستوں کو دعوت پیش ہے اور ولی اللہ کا یہ مرتبہ حدیثِ قدسی سے بھی ثابت ہے جس کا خلاصہ حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے یوں بتایا کہ:

فتکون فی ھٰذہ الحالۃ کأنک أحییت بعد الموت فی الآخرۃ، فتکون کلیتک قدرۃ، تسمع باللہ، وتنطق باللہ، وتبصر باللہ وتبطش باللہ، وتسعی باللہ، وتعقل باللہ۔ [6] (ایضاً. مقالہ نمبر ۴۰)

یعنی پس اس وقت تمہاری حالت ایسی ہو جائے گی جیسے تم بعد مرنے کے از سرِ نو آخرت میں زندہ کئے گئے ہو۔ اس وقت تمہارا مکمل وجود قدرت الٰہیہ کا مظہر بن جائے گا اور تم خدا ہی کے ساتھ سنو گے اور اسی کے ساتھ دیکھو گے، اسی کے ساتھ کلام کرو گے، اسی کے ساتھ پکڑو گے، اسی کے ساتھ چلو گے اور اسی کے ساتھ غور وفکر کرو گے۔

اور فرمایا: ویغرقک فی بحار خیرہ، فیکون وعاء کل خیر، ومنبعا لکل نعمۃ وسرور وحبور وضیاء وأمن وسکون [7]

(فتوح الغیب، مقالہ نمبر۶)

---

[5] (فتوح الغيب، المقالة الرابع في الموت المعنوي، ص11، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي بمصر، الطبعة: الثانية 1392 هـ=1983 م)

[6] (فتوح الغيب، المقالة الأربعون متي يسح السالك أن يكون في زمرة الروحانيين، ص97، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي بمصر، الطبعة: الثانية 1392 هـ=1983 م)

[7] (فتوح الغيب، المقالة السادسة في الفناء عن الخلق، ص15، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي بمصر، الطبعة: الثانية 1392 هـ=1983 م)

یعنی اور تمہیں اپنے خیر کے سمندر میں غرق کر دے گا، پس تم خیر کا ظرف بن جاؤ گے اور ہر نعمت اور مسرت اور آرائش اور نور وروشنی اور امن وسکون کا تم کو منبع بنا دیا جائے گا۔

نیز فرمایا:

وقد ينقلون إلى حالة بعد أن جعلوا الأمناء، وخوطب كل واحد منهم بالانفراد في حالته {إنك اليوم لدينا مكين أمين} [يوسف٥٤] فلا يحتاجون فيها إلى إذن، لأنهم صاروا كالمفوض إليهم أمرهم، فهم في قبضته حيثما ذهبوا في شيء من أمورهم [8] (غنیہ الطالبین، صفحہ ۱۶۱ جلد ۲ مطبوعہ مصر)

یعنی اور کبھی امین بنائے جانے کے بعد ایک حالت کی طرف منتقل کئے جاتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک بہ حالت خود تنہائی سے خطاب کیا جاتا ہے کہ تو آج کے دن ہمارے پاس صاحبِ مرتبہ وامان ہے پس ان میں اذن کے محتاج نہیں ہوتے چوں کہ وہ سپرد کردہ امر ہم کی طرح ہو جاتے ہیں جہاں وہ کہیں جس کام پر مامور ہوں تو انھیں کے قبضہ میں ہوتے ہیں۔

فائدہ: یہ قوانین عام اُولیاءِ کرام کے ہیں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خصوصیت نرالی ہے جسے ہم اسی رسالہ میں مختصراً عرض کریں گے انشاءاللہ ۔

فضائل کی حکایات

ذیل میں ہم چند روایات وحکایات عرض کرتے ہیں تاکہ فضیلت گیارہویں شریف کے معتقد کے سرور وفرحت اور منکر کو مشعلِ ہدایت کا موجب ثابت ہوں۔

حضرت علی المرتضیٰ واُویس قرنی رضی اللّٰہ عنہم محفل گیارھویں میں: حکیم الامت حضرت علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مکتوباتِ مرزا جانِ جاناں سے ایک مکتوب نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "میں نے خواب میں ایک چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اُولیاءاللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں بیٹھے ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبندرضی اللہ عنہ اور حضرت جنید رضی اللہ عنہ تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں، استغناء ماسوااللہ اور کیفیاتِ فنا آپس میں جلوہ نماہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ معاملہ کیا ہے توان میں سے کسی نے کہا کہ سیّدنا امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے استقبال کے لئے جارہے ہیں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک گلیم پوش(کمبل پوش) سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ (اُلجھے ہوئے) بال(والے)بزرگ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت وعظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا، میں نے پوچھا کہ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ یہ

[8] (الغنية لطالبي طريق الحق، كتاب آداب المريدين من الفقراء الصادقين سالكي طريق الصوفية، فصل: ما المتصوف ومن الصوفي؟، 274/2، دار الكتب العلمية، بيروت–لبنان، الطبعة: الأولى، 1417 هـ=1997 م)

خیر التابعین حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک حجرہ ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام بزرگ اس میں داخل ہو گئے میں نے اس کی وجہ پوچھی تو ایک شخص نے کہا

امروز عرس حضرت غوث الثقلین است بتقریب عرس شریف بودند۔ [9] (کلماتِ طیبات شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۷۸)

یعنی آج غوث الثقلین کے عرس کی تقریبات میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہیں۔

فوائد

۱) زبر دست حوالہ ہے ضد نہ ہو تو مخالفین کو انکار نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان کے اور ہمارے مسلم بزرگ ہیں۔

۲) اُولیاء اللہ اور محبوبانِ خدا عالمِ برزخ میں جہاں چاہیں آ جا سکتے ہیں بلکہ آتے جاتے رہتے ہیں۔ مثلاً چاروں بزرگوں کو دیکھئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ (نجف اشرف) سے، حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ یمن سے، حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ بغداد سے، حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بخارا سے، دہلی میں رہنے والے بزرگ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ کو نظر آئے اور کہیں عرس کی تقریب میں جاتے دکھائی دیئے۔

۳) کسی خوش بخت کی گیارہویں کا جلسہ خیرات تقریب میں ان حضرات کا تشریف لے جانا بتاتا ہے کہ یہ محفل ایسی متبرک و مقدس ہے کہ ایسی شخصیات عالمِ ارواح سے تشریف لا کر صاحبِ دعوت کو انوار اور فیوض و برکات سے نوازتے ہیں۔

۴) ان کو عالمِ دنیا کے حالات کی بھی خبر ہے کہ کہاں کیا ہو رہا ہے اسی لئے ہم خوش نصیب گیارہویں کی تقریب نہایت محبت اور عقیدت سے مناتے ہیں کہ شاید کبھی ہماری قسمت بیدار ہو تو ایسی متبرک و مقدس ہستیاں ہم غریبوں کو بھی نواز دیں تو کیا عجب ہے؟

۵) جیسے یہ حضرات گیارہویں شریف کی محفل میں تشریف لاتے نظر آئے ایسے ہی بزرگوں کے عرسوں کا سلسلہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔

۶) نہ صرف مذکورہ بالا حضرات بلکہ ہر محبوبِ خدا جس کو چاہے نواز دے۔

روایت تجربہ گیارھویں: حضرت مولانا محمد وحید قادری مرحوم لکھتے ہیں کہ گیارہویں شریف کے فضائل و کمالات بے شمار ہیں واللہ (بہ خدا) ہم نے جس کو گیارہویں شریف کا پابند پایا وہ معاشی لحاظ سے فارغ البال (بے فکر) ہو جاتا ہے اور روحانی ترقی کا کیا کہنا۔ عوام اہلِ اسلام کو بالعموم اور سلسلہ قادری سے بالخصوص اس کا التزام کرنا چاہیے۔ ہر چاند کی گیارہ یا اس سے اول و آخر جب چاہیں حسبِ توفیق حضور غوثِ اعظم کی روحِ اقدس کو نذرانہ پیش کریں۔ [10]

---

[9] (کلمات طیبات از شاہ ولی اللہ محدث دھلوی. ملفوظات مرزا صاحب. ص78. در مطبع مجتبائی، دھلی)

[10] (میلادِ شیخ، ص4، مطبع گلزارِ محمدی کلکتہ)

وجہ تسمیہ گیارھویں: حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ ہر ماہ بارہ ربیع الاول شریف کو حضور سرورِ عالم ﷺ کا میلاد شریف بڑے اہتمام سے کرتے اس پر حضور سرورِ عالم ﷺ نے بشارت باکرامت سے آپ رضی اللہ عنہ کو نوازا کہ ہم نے تمہیں گیارہ تاریخ کے نذرانے عطا فرمائے کہ مشرق تا مغرب تا قیامت آپ کی گیارہویں جاری رہے گی۔[11] (مزید بیانات رسالہ دلائل گیارہویں شریف میں ہیں۔)(ایضاً صفحہ ۵)

فائدہ: یہ کشفی بیان ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس طرح ارشاد فرمایا اس کا تجربہ و مشاہدہ شاہد ہے کہ جملہ عالمِ اسلام میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف کا ختم ہو رہا ہے بلکہ انکار کو عروج ہے تو گیارہویں شریف کا پروگرام بھی اپنے عروج پر ہے کہ عموماً ہر شہر و قصبہ میں سُنا جاتا ہے کہ چاند کی گیارہ تاریخ کو بازاروں میں دودھ بہت کم ملتا ہے صرف اس لئے کہ ہر دودھ والا گیارہویں شریف کی نیاز پیش کرتا ہے۔

امام یافعی کا حوالہ: امام المحدثین امام الائمہ امام یافعی قدس سرہ العزیز بیان کرتے ہیں:

حضور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف کا ذکر تھا تو ارشاد ہوا کہ گیارہویں شریف کی اصلیت یہ تھی کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ حضور پُرنور ﷺ کی نیاز ہمیشہ گیارہ ربیع الآخر کو کیا کرتے تھے وہ نیاز اتنا مقبول ہوئی کہ اس کے بعد ہر ماہ سرکارِ دوعالم ﷺ کا ختم شریف مقرر کر دیا پھر دوسرے لوگوں نے بھی حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی اتباع میں حضور ﷺ کی گیارہ تاریخ کو خیرات کرنے لگے۔(قرۃ الناظرہ.فارسی صفحہ ۱۱)

فائدہ: اصل عبارت "رسالہ دلائل گیارہویں شریف" میں ہے۔

گیارھویں کی برکت سے آگ سے بچ کر بھشت کا حق دار بنا: حضرت مولانا قاضی عماد علوی بن نظام بن شاہ محمد بن قاضی وجیہ الدین قادری قدس سرہ نے فرمایا کہ برہان پور (ہند) میں ہمارے مکان کے قریب ایک کھتری (ہندو) حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا معتقد اور ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو نہایت مکلّف کھانے پکا کر پیرِ پیراں رضی اللہ عنہ کی نذر گزارتا اور غریبوں کو کھلاتا جب وہ مرا تو اسے ہندوؤں نے حسبِ رواج آگ میں جلانا چاہا لیکن آگ اس کا بال بھی نہ جلا سکی جلانے والے ہندوؤں نے بڑی کوشش کی لیکن ناکام رہے تنگ آکر دریا میں بہا دیا اندریں ایک درویش کو سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے خواب میں فرمایا کہ فلاں ہندو میرے خاندان کے کسی فرد کے ہاں مسلمان ہوا تھا اور بہ دل و جان اسلام کا عاشق تھا اور وہ ہمارے سلسلہ قادریہ میں داخل تھا اب وہ مر گیا ہے اس کی تکفین و تدفین کیجیے اس درویش نے برہان پور پہنچ کر ہندوؤں سے لاش سنبھالی اور اسلامی طریقہ سے کفن و دفن کا کام سرانجام دیا۔(ایضاً)(صمصام الکرامات و مناقب غوثیہ و گلدستہ کرامات. میلاد شیخ صفحہ ۶،۷ و تفریح الخاطر صفحہ ۴۲،۴۳)

فوائد

۱) گیارہویں شریف کی برکت سے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا وہ وعدہ برحق ثابت ہوا جو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ تیرے مریدوں کو دنیا و آخرت کی آگ میں بند نہ کروں گا۔(تفریح الخاطر صفحہ ۴۳)

۲) اس میں پھر بھی اسلام لانے کی تصریح ہے دھوبی والے واقعہ میں تو مولوی اشرف علی تھانوی نے احتمال پیدا کر کے لکھ دیا کہ ممکن ہے کہ اس نے کلمہ پڑھا ہو اسی لئے نجات ہوئی۔

---

[11] (میلادِ شیخ، ص5، مطبع گلزارِ محمدی کلکتہ)

دھوبی کا واقعہ: شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے تھانوی نے لکھا کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا ہندو دھوبی مر گیا اس سے نکیرین نے سوال کیا تو ہر سوال کے جواب میں کہا کہ میں غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا دھوبی ہوں اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔[12]

(الافاضات الیومیہ)

تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب "کراماتِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ" دیکھئے۔

گیارھویں والا ضامن: حقیقتِ زندگی صفحہ ۱۹۶،۱۹۸ مصدقہ شمس الحق افغانی دیوبندی میں ہے کہ حضرت محبوبِ سبحانی سیّد شیخ سلطان عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ بغدادی حسنی اور حسینی دو شاخوں کی فضیلت سے ممتاز تھے اور قادری خاندان کے ممتاز رہنما ہیں جنہوں نے کئی سال کے ڈوبے ہوئے بیڑے کو بمعہ برات دلہن و دولہا کو جن کے اجسام کئی سال سے ریزہ ریزہ ہو چکے تھے زندہ باہر نکالا اور یہ سب فیضِ محمدی اور آلِ محمدی ہے، کئی چور قطب ہوئے جن کا فیض تا قیامت جاری ہے۔ تھوڑے زمانہ گذشتہ کا ایک واقعہ یاد آ گیا ہے کہ جو رنجیت سنگھ کے وقت کی بات ہے کہ ایک ہندو کا ایک بدعقیدہ مسلمان ہمسایہ تھا، بدعقیدہ مسلمان ہندو کی عورت پر عاشق ہو گیا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ ہندو اپنی عورت کو لے کر اپنے سسرال جانے کے لئے تیار ہوا، بدعقیدہ کو بھی خبر ہو گئی اس نے بھی پیچھا کیا چنانچہ گھوڑا لے کر کسی جنگل میں جا کر انھیں گھیر لیا، وہ لوگ پیدل تھے اس کے پاس سواری تھی ان دونوں کو مجبور کرنے لگا کہ سواری پر بیٹھ جاؤ ہندو نے انکار کر دیا۔ پھر کہنے لگا کہ عورت کو بٹھا دو ہندو نے انکار کر دیا اور کہا کہ خواہ مخواہ سفر کی مصیبت پیدل جھیل رہے ہو، ہندو کی عورت سے کہا عورت نے بھی انکار کر دیا۔ زیادہ تکرار کے بعد ہندو بولا کہ تمہارا کیا بھروسہ ہے کہیں عورت کو لے کر نکل نہ جاؤ اپنا کوئی ضامن پیش کرو، بدعقیدہ بولا کہ جنگل میں کون ضمانت دے گا۔ عورت نے کہا کہ تمہارا بڑا پیر جو گیارھویں والا ہے اس کی ضمانت دو۔ بدعقیدہ مسلمان نے منظور کر لیا عورت اس کے پیچھے بیٹھ گئی، بدعقیدہ نے اس کے خاوند کا سر تلوار سے کاٹ کر گھوڑے کو دوڑایا، عورت پیچھے دیکھے جا رہی تھی۔ بدعقیدہ نے کہا کہ پیچھے کس کو دیکھتی ہو؟ خاوند تو تمہارا کٹ کر مر گیا۔ ہندو عورت نے کہا میں بڑے پیر کو دیکھ رہی ہوں اس نے کہا کہ اس بڑے پیر کو تو مرے کئی صدیاں گزر گئی ہیں بھلا وہ کہاں آئے گا۔ تھوڑی دیر بعد کیا دیکھا کہ دو برقعہ پوش نمودار ہوئے۔ ایک نے بدعقیدہ کا سر اڑا دیا اور پھر عورت گھوڑے کے قریب بیٹھ گئی اور برقعہ پوش وہاں آئے جس جگہ ہندو کٹا ہوا تھا اس کا سر دھڑ سے ملا دیا اور قم باذن اللہ پڑھا اور وہ ہندو زندہ ہو گیا اور وہ دونوں برقعہ پوش غائب ہو گئے اور میاں بیوی دونوں بہ سلامت لوٹ آئے۔ بدعقیدہ کے وارثوں نے گھوڑا پہچان کر رنجیت سنگھ کی عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا کہ ہمارا آدمی غائب ہے اور گھوڑا ان کے پاس ہے ہمارا آدمی پیدا کریں جو اُنھوں نے مار ڈالا ہے دونوں نے واقعہ جنگل کا بیان کیا اور کہا ان برقعہ پوشوں میں سے ایک گل محمد نامی مجذوب کی شکل کا تھا۔ گل محمد شاہ صاحب کو بلوایا گیا اُس نے سارا ماجرا بیان کیا۔ رنجیت سنگھ نے مجذوب اور میاں بیوی کو انعام دے کر چھوڑ دیا۔

(کتاب "حقیقتِ زندگی") یہ ایک بی بی نے لکھی اور شمس الحق افغانی دیوبندی سے تصدیق لکھوائی جب وہ جامعہ اسلامیہ بہاول پور میں شیخ التفسیر کے عہدہ پر براجمان تھا۔ اُویسی غفرلہٗ

[12] (الافاضات الیومیہ از اشرف علی تھانوی،2/27، مطبوعہ تھانہ بھون)

فوائد

۱) یہ حوالہ مخالفین کے ایک ایسے مولوی کا ہے جو ان کے علماء کے ہر شعبہ کا صدرِ مجلس رہا اور اس کی ہر تحریر مسلّم سمجھی جاتی ہے۔

۲) محبوبانِ خدا بالخصوص غوثِ پاک رضی اللہ عنہ سے عقیدت صحیح ہو تو اب سبھی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روحانیت کا تصرف جاری ہوئے۔

۳) مجذوب بھی باذن الٰہی صاحب تصرف ہوتے ہیں۔

۴) بدمذہبوں یعنی ہندوؤں اور سکھوں کو بھی محبوبانِ خدا کے تصرفات کا اقرار تھا لیکن وہابی دیوبندی اپنی ضد پر اڑا ہوا ہے۔

حکایاتِ برکات

گیارھویں کی برکت سے غرق شدہ مال محفوظ: ایک تاجر کا کاروبار بذریعہ جہازوں کے چلتا تھا اس نے اپنے کارندوں کو دریائی سفر میں کئی جہاز سامان کے بھجوائے اچانک وہ جہاز سامان سمیت دریا میں غرق ہو گئے کارندوں نے تاجر کو خط لکھا کہ جہاز سامان سمیت غرق ہو گئے۔ تاجر نے جواب بھجوایا کہ فکر نہ کروان کے لئے جدوجہد رکھو مجھے یقین ہے کہ میرا سامان ضائع نہ جائے گا اس لئے کہ میں التزام سے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں کرتا ہوں اس کے مضمون کو کسی نے نظم میں ڈھالا ہے۔

ادا کرتے ہیں شہ کی گیارہویں ہم ہمیں اس بات کا مطلق نہیں غم
اسی بحر کرامت کے کرم سے ہو بیڑا پار اس بحر الم سے
تعجب ہے ہمیں لکھتے ہیں یہ کیا مزکی مال کیوں ہو غرق مرا
طفیل نوح بحر عزت وجاہ جہاز اپنے نہ ڈوبے ہوں گے واللہ

خط پہنچتے ہی کارندے جہازوں کی تلاش کے درپے ہوئے۔ ساحل پر پہنچے تو دیکھا کہ تمام جہاز سامان سمیت کنارہ دریا پر موجود ہیں۔ خوش ہوئے اور سامان بیچ کر بڑے منافع کما کر تاجر کے پاس پہنچے، تاجر نے خوشی میں خصوصیت کے ساتھ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی نیاز کا اہتمام کیا۔

بڑی کی گیارہویں اس سال اس نے	مساکینوں کو بخشا مال اس نے
بھرا کرتا تھا اس دم شاہ کا دم	زبان پر تھا فقط اسمِ اعظم

(صمصامِ القادریہ و میلادِ شیخ صفحہ ۹،۱۱)[13]

پٹھان کی گیارھویں:

کوئی دہلی میں تھا مردِ مسلماں پٹھانوں میں تھا رشک خان خاناں
دل وجان سے غلام شاہ دین تھا کیا کرتا ہمیشہ گیارہویں تھا
کہیں اک سال کا کیا ماجرا ہم مہینے آئے جو بارش کے پیہم

---

[13] (میلادِ شیخ، ص9، 11، مطبع گلزارِ محمدی کلکتہ)

پکاتے کھانا سب کپڑے جلا کر — کہ ہیزم ہوگئی کبریتِ احمر

نہ لکڑی دستیاب ہوتی نہ کنڈے — ہوئے باورچی خانے سب کے ٹھنڈے

ہزاروں گھر لگے جمنا میں بہنے — نہ پایا خاصہ دودن بادشہ نے

ہوئی جو گیا رہویں کی صبح ظاہر — نہا دھو کر ہوا ہر شخص طاہر

پٹھان آگاہ ہو کر سمجھا دل میں — اگرچہ غرق ہے شہر آب و گل میں

مرے دل میں نیازشاہِ دین ہے — مجھے کرنا مقررگیارہویں ہے

اُٹھا مضبوط ہوکر صاحبِ تیغ — نکالیں اپنے گھر سے گیارہ سو دیگ

گھر وں کے پہلے دروازے جلائے — توبقچے توشہ خانہ کے منگائے

کروڑوں کا جلایا اُس نے اسباب — زری اور گلبدن دوشالہ کمخواب

ارادہ پکاتھا اس پاک دین کا — ہوا تیار کھانا گیارہویں کا

ہوئی حاضر خلائق فوج در فوج — بڑھے جس طرح دریا موج در موج

سنا جو ماجرا بادشہ نے — لگا ارکانِ دولت سے وہ کہنے

نظر آتی ہے یہ جائے کرامت — پیادہ پا مناسب ہے کہ جائیں

چلا یہ کہہ کے سلطان اپنے گھر سے — ہوئے سب ساتھ ادھر سے اور اُدھرسے

پٹھان اس وقت تھا سب کو کھلاتا — یکایک بادشہ واں پر جو پہنچا

کہا شہ سے کہ باعث کیا سبب کیا — ہوئے جو آپ یاں تک رونق افزا

کہا سلطان نے تو ہے مردِ دیں دار — بڑی کی گیارہویں تونے ہے تیار

تبرک کھانے کو میں خود ہوں آیا — مجھے تو نے نہ تھا گرچہ بلایا

صفِ آخر میں سلطان کو بٹھا کر — کھلایا کھانا اسے ہاتھ دھلاکر

فراخی شہ نے وہ دعوت کو بخشی — کہ تاثیر اس کو دکھلا دی نبی کی

گئے کھا کھا کے کھانااپنے گھر سب — کئی دیگیں رہیں باقی لبالب

تو بھیجا اسے سلطاں کے محل میں — کئی خوان خانہ اہلِ ودل میں

اثر دیکھو یہ شہ کی گیارہویں کا — گدا کے گھر میں شاہ وقت آیا

جلا تھا توشہ خانے کا جو اسباب　　کروڑوں کا ملا اس کو زر ناب

کوئی جا آنکھوں سے راقم نے دیکھا　　الہ آباد کپنو لکھنؤ گیا

رہا ثابت جوشہ کی گیارہویں پر　　ہوا فضل دیں اس پاک دیں پر

کیا موقوف جس نے گیارہویں کو　　دیارنج اس نے بیشک شاہِ دیں کو

(میلادنامہ شیخ)

تجربہ اُویسی فقیر: فرائض میں زکوۃ اور صدقاتِ نافلہ میں میلاد شریف اور گیارہویں شریف میں اللہ تعالیٰ نے خصوصیت رکھی ہے کہ ان پر پابندی سے انسان کو دنیا کا کوئی خسارہ سامنے نہیں آتا بلکہ خسارہ ہو تو بھی جب نقصان ہو جاتا ہے یہ سودا منافع کا ہے۔اس کی تصدیق وہی کرے گا جس نے آزمایاہے اگر نہیں آزمایاتو آزمایئے۔

★صاحبِ نصاب ہیں توزکوۃ کی پابندی کیجئے۔

★اور بالالتزام میلاد کی محفل اور گیارہویں کی خیرات کیجئے۔

★اگر کوئی مشکل درپیش ہے تو میلاد شریف اور گیارہویں کی منت مانئے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ااور حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے صدقے مشکل حل فرمائے گا۔عقیدہ اور عقیدت کی پختگی ضروری،ڈانواڈول عقیدہ اُلٹالے ڈوبے گا۔

اُستاذ کل حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہِ وقت واکابرینِ شہر جمع ہوتے نمازِ عصر سے مغرب تک قرآن مجید کی تلاوت کرتے ،قصائد ومنقبت پڑھتے،ذکرِ جہر کرتے پھر طعام شیرینی وغیرہ جو نیاز تیار کی ہوتی وہ تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوتے۔[14]

(ملفوظاتِ عزیزی صفحہ ۶۲)

فوائد

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مخالفین اور ہم سب کے استاذ الکل ہیں ان کا خاندان اہلِ ہند کے لئے اسلامی مسائل وعقائد کا معتمد علیہ ومستند ہے وہ بھی اپنے خاندانی روایت پر اس کے ثبوت پر مہر ثبت فرمارہے ہیں۔

۲)اگر ان کے نزدیک گیارہویں ناجائز ہوتی جیسے اُنھوں نے شیعہ مذہب کے خلاف سخت سے سخت آواز اُٹھائی اس کے متعلق کم از کم عدم جواز کا ایک فتویٰ تو ضرور صادر فرماتے۔

[14] (ملفوظاتِ عزیزی،ص85،درمطبع ہاشمی میرٹھ طبع گردید)

۳) حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ وابستگی مکمل طور پر رکھتے تھے چنانچہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف شاہد ہیں۔

محقق شاہ عبدالحق محدثِ دھلوی رحمۃاللّٰہ علیہ: شیخ عبد الحق محدثِ دہلوی علیہ الرحمۃ کی کتاب "**ماثبت بالسنت فارسی صفحہ ١١**" کی ایک روایت میں ہے (اصل عبارت کا ہم ترجمہ لکھتے ہیں)

"اور بے شک ہمارے ملک میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے عرس مبارک کا دن گیارہ ربیع الآخر ہی مشہور ہے اور یہی تاریخ اس ملک میں حضور غوث الثقلین کی اولاد میں متعارف ہے۔ اسی طرح پیر و مرشد سیّدنا سیّد بہی رضی الوصی ابو المحاسن سیّدنا شیخ کامل، عارف، معظم المکرم ابو الفتح شیخ حامد حسنی جیلانی اولادِ قادریہ میں ١١ ربیع الآخر شریف ہی نقل فرماتے ہیں۔

فوائد

١) شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان بزرگوں سے ہیں جن کو خود حضور ﷺ نے اپنی حدیث شریف کی اشاعت کے لئے ہندوستان بھیجا۔

٢) آپ رحمۃ اللہ علیہ ان بزرگوں سے ہیں کہ جب چاہیے حضور سرورِ عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو جاتے۔

٣) وہابیت کی تحریک سے پہلے ان کی ہر تحقیق اہلِ علم کو قابلِ قبول تھی۔

٤) اس لئے ان کا لقب بھی محقق اہلِ حق تھا۔

طریقہ و آدابِ گیارھویں: غوثِ پاک ابنِ شہ لولاک رضی اللہ عنہ کی نیاز ادا کرنے کا طریقہ حشر میں اس خاندان عرش مکان کے مریدوں کی مغفرت کا یہ وثیقہ (عہدنامہ) ہے اسی لئے جو کوئی نذر ادا کرنا چاہے اس کو لازم ہے کہ پہلے غسل یا تازہ وضو کرے اور کپڑے پاکیزہ پہنے اور خوش بو لگائے اور بخورات معنبر و عود سلگائے اور جائے پاک پر کھڑا ہو کر جو چیز میسر ہو گیارہ عدد کی خواہ گیارہ روپے آٹے خواہ ٹیڈی پیسے کی منگوائے یا شیر برنج (چاول) ہی اس انداز کی پکوائے اور وقت فاتحہ کے بغداد شریف کی طرف متوجہ ہو کر درود شریف و سورہ فاتحہ و قل اور کوئی سورہ قرآن پاک گیارہ گیارہ بار مع القاب یازدہ گانہ کے پڑھ کر ثواب ان چیزوں کا نذر روح پُر فتوح سلطان الاولیاء کر کے ان کے جدِ اعظم و اہلِ بیت معظم و اصحابِ مکرم کا ہدیہ کرے اور آپ رضی اللہ عنہ کے اساتذہ و مشائخ کرام و والدین ماجدین و اولاد و بنات عظام علیہم السلام رضوان الملک العلام الیٰ یوم القیام کے ارواح طیبہ و مقدسہ پر بخش دے اور باادب تمام و خشوع مالاکلام کھڑا ہو کر نذر ادا کرے اور مترصد حسن قبولیت کا رہے۔

گیارھویں کے آداب: نیاز کی شیرینی یا پیسے یا روپے وغیرہ جدھر ہوں ادھر قدم نہ بڑھائے، پشت نہ کرے، بے وضو ان کو نہ چھوٹے، قبل فاتحہ کے اس میں سے کچھ نہ کھائے، جھوٹا نہ کر دے غرض کہ اشیائے منذورہ کے ساتھ قبل از فاتحہ یا بعد از فاتحہ کے وقت کسی طرح کی بے ادبی نہ کرے ان کو تبرکات میں سے سمجھے کہ سوءِ ادبی سے اُولیاءِ اللہ کے سوءِ الخاتمہ کا خوف ہے اور قطع نذر خوف روزِ جزا کے دنیا میں بھی سزا مل جاتی ہے۔ (میلادِ شیخ)

گیارھویں کی بے ادبی کی سزا: شیخ ابوالقاسم بغدادی سے منقول ہے کہ حضرت شیخ نظام نارنولی چشتی ہر سال نارنول سے اجمیر شریف کو پیادہ پاجاتے اور حضرت سلطانِ ہند خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کے عرس میں حاضر ہوتے جب فاتحہ سے فراغت ہوتی مجاور مزار شریف ایک چادر قبر اقدس کی تبرکاً ان کو دیکر رخصت کرتے تب وہ سوار ہوکر مکان پر آتے چنانچہ ایک سال شیخ صاحب حسبِ دستور خانقاہ میں حاضر تھے اور راگ ہورہا تھا اور کیفیت طاری ہوئی اور اسی شخص نے کہ سلسلہ قادریہ میں مرید تھا ان کو بزرگ سمجھ کر اور کچھ زرنقد حضرت غوث الثقلین کے نذر کرکے اور ایک رومال میں باندھ کر ان کے زانو کے قریب رکھ دیا اور یہ سمجھا کہ آپ سے بہتر اور کوئی مستحق اس کا نہ ملے گا اور آپ کو مطلق اس کی خبر نہ تھی اس حالتِ وجد میں ناگاہ پیر آپ کا اُس میں لگ گیا فوراً وہ کیفیت جاتی رہی اور ان کی ولایت سلب ہوگئی آپ نے حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کیا خواجہ صاحب رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا کہ اس بے ادبی کے سبب سے یہ ولایت تمہاری سلب ہوگئی، شیخ صاحب بہت روئے کہ ہرگز اس سے آگاہ نہ تھا ورنہ کیا مجال تھی کہ ایسی بے ادبی مجھ سے ہوتی خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اس بارے میں میں حضرت سلطان الاولیاء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شفاعت نہیں کرسکتا مگر جناب رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں عرض کروں گا جب حضور ﷺ سے عرض کیا اور آپ ﷺ نے غوث الثقلین سے ارشاد فرمایا کہ اے قرۃ العینین شیخ نظام کا قصور عفو کرو تب آپ رضی اللہ عنہ نے تقصیر ان کی معاف کی اور ولایت پھیر دی گئی۔

ازالۂ وھم: کوئی یہ کہے کہ آج تو ہزاروں خود گیارہویں والے ہزاروں گستاخیاں کرتے ہیں ان کا کچھ نہیں بگڑتا تو اس کا جواب یہ ہے ولی و نبی (علی نبینا وعلیہم السلام) کی گستاخی کی سزا دو قسم ہے اُولیاء اللہ یعنی محبوبانِ خدا کو نقد زجر و توبیخ ہوتی ہے لیکن جن پر خدا کا غضب ہوتا ہے ان کو خاتمہ بربادی نصیب ہوتی ہے یا پھر قبر اور حشر میں یا دنیا میں کسی مصیبت یا نحوست میں مبتلا ہو جائے۔

حکایت منظوم:

کرامت یہ سنو تم شاہ دین کی — جہاں میں دھوم جن کی گیارہویں کی

کہ مومن ایک عدد پاک دین تھا — کیا کرتا وہ شہ کی گیارہویں تھا

چڑھائی دیگ اس نے گیارہویں کو — بلایا مومنانِ راہِ دین کو

بہو کے دل میں اُس کی کچھ جو آیا — چرا کر گوشت کچا بھون کر کھایا

جو گستاخی ہوئی اس بدقدم سے — لگی وہ لوٹنے دردِ شکم سے

ہوا تیار جس دم کھاناپک کر — وہ لایا فاتحہ خوان کو لپک کر

گیا جو فاتحہ خواں اس کے گھر میں — وہ کھانا تھا مکانِ مختصر میں

نیت کی فاتحہ خوانی کی جس دم — ہوئے کھڑکی سے ظاہر غوثِ اعظم

کیا بس منع ہاتھ اپنا ہلاکر — یہ جھوٹا کھانا رکھا ہے پکا کر

وہاں سے بھاگا مرد فاتحہ خواں — گئے سب اپنے اپنے گھر مسلماں

تعجب صاحبِ خانہ کو آیا کہ یا رب کس نے کھانا پہلے کھایا
بلایا سب کو جو اس کے تھے گھر میں کہا سودا ہوا کس کے سر میں
جو اس نے کھانے میں سے کھایا چرا کر رکھا احتیاطوں سے پکا کر
کہا زن اس کی نے مجھ کو قسم ہے مگر رکھتی بہو بہت دردِ شکم ہے
بہو سے صاحبِ خانہ نے ناچار جو پوچھا تو کیا اس سے یہ اقرار
کہ تھوڑا گوشت خام دیغ لے کر چرا کر ہم نے کھایا ہے مقرر
ہوا جب صاحبِ خانہ خبردار تو تاؤ پیچ کھا کر آخر کار
مساکینوں کو بھوکوں کو بلا کر وہ کھانا جو پکایا تھا کھلا کر
پکایا دوسری بار اس نے کھانا قبول ہوا اس کا ایک ایک دانہ
غرض پہنچا وہ اپنی آرزو کو شفا تھی درد سے اس کی بہو کو

غوثِ اعظم رضی اللّٰہ عنہ کے اسم کی تاثیر: غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ولایت کا کسی کو انکار نہیں اور اللہ تعالیٰ نے ولی کی بے ادبی پر اعلانِ جنگ فرمایا ہے اور یہ واقعہ اسی حدیثِ قدسی کے عین مطابق ہے۔

شرح فصوص میں داؤد قیصری تحریر فرماتے ہیں کہ جو کوئی بے وضو آپ رضی اللہ عنہ کا نام لیتا ہے اس پر افلاس آتا ہے اور جو کوئی آپ رضی اللہ عنہ کی نیاز کا عہد کرلے چاہیے کہ اس کو بجالائے کہ مبتلائے بلا نہ ہو اور جو کوئی شبِ جمعہ کو شیرینی پر آپ رضی اللہ عنہ کا فاتحہ کرے اور آپ سے استمداد چاہے آپ رضی اللہ عنہ اس کی دستگیری کرتے ہیں اور جو آپ رضی اللہ عنہ کا نام باوضو لیتا ہے تمام دن خوش رہتا ہے اور ابتداء میں جو شخص آپ رضی اللہ عنہ کا نام بے وضو لیتا تھا فوراً زبان اس کی کٹ کر گر پڑتی تھی جب حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے فرزند! پروردگارِ عالم کا نام لوگ بے طہارت لیتے ہیں اور وہ خالق برحق اُن سے مؤاخذہ نہیں کرتا تب آپ رضی اللہ عنہ نے وہ جلال چھوڑ دیا۔[15] (تفریح الخاطر صفحہ ۳۳)

فائدہ: مناقبِ غوثیہ میں ہے کہ حضرت محبوبِ سبحانی رضی اللہ عنہ دعائے حرزِ یمانی جسے دعائے سیف اللہ اور حرزِ مرتضوی بھی کہتے ہیں کے عامل تھے اور کئی پشتوں سے اس دعا کا عمل آپ رضی اللہ عنہٖ کے خاندان میں عرصہ سے چلا آتا تھا اور یہ اُسی کی تاثیر تھی کہ جو کوئی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بے طہارت لیتا قتل ہو جاتا یا زبان اس کی کٹ کر گر پڑتی (اس کی تفصیل تفریح الخاطر صفحہ ۳۵ میں ملاحظہ ہو) حضور ﷺ نے اس کے نہ پڑھنے کی وصیت فرمائی چند روز بعد کو اجازت بخشی، ترک کا حکم اسی لئے تھا کہ جلال کے تجلیات کا غلبہ ہو گیا تھا۔[16] (ایضاً صفحہ ۳۴)

---

[15] (تفريح الخاطر في ترجمة الشيخ عبد القادر. المنقبة الرابع في هلاك من ذكر اسمه بغير طهارة ثم عفي عنه. ص18. طبع الشيخ عبد الرحمن النيآري بثغر الاسكندرية)

[16]) ایضاً

امام الانبیاء کی امام الاولیاء رضی اللہ عنہ کو وصیت: تفریح الخاطر میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو جب جلالِ مذکور کو ٹھنڈا کرنے کا فرمایا تو ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ جس میں لوگ میرا اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی بغیر ادب و حرمت کے ذکر کریں گے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی اُمت پر رحم کھا کر اس حالت کو ترک کر دیا۔ [17] (ایضاً صفحہ ۳۴)

اُولیاء کی التجا: یہ بھی منقول ہے کہ جب یہ حالت مشہور ہوئی تھی تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کا نام بغیر وضو موت کے خوف سے کوئی نہ لیتا تھا بغداد کے اُولیاءِ کرام نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ لوگوں پر رحم کیجیے اور اس سختی کو معاف فرمادیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں تو اس حالت کو پسند نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو نے میرے نام کی عزت کی ہے ہم تیرے نام کی عزت کریں گے جو عزت کرتا ہے وہ معزز بن جاتا ہے اور مشائخ کرام فرماتے ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ کا اسمِ شریف بغیر وضو کے لیتا ہے وہ تنگ دستی اور مفلسی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ [18]

تجربہ اُویسی: فقیر اُویسی غفرلہٗ نے تجربہ کیا ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی عقیدت اور محبت سے اور آپ رضی اللہ عنہ کے اسمِ گرامی کے ورد اور ذکر سے ہزاروں بلائیں ٹلتی ہیں اور دشمن تباہی کے گھاٹ اترتا ہے۔

گیارھویں کی برکتیں اور نذر: جو آپ رضی اللہ عنہ کے نام کی نذر مانے اُسے ضرور ادا کر دینا چاہیے تا کہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائے جو جمعرات کو حلوا پکا کر اور فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب آپ کی روح مبارک کو پہنچائے اور اس کو فقراء میں تقسیم کر دے اور آپ سے کسی امر میں مدد طلب کرے اور آپ اس کی مدد فرمائیں گے اور جو بعض وقت اپنے مال میں سے کچھ طعام پر ختم شریف پڑھ کر آپ کو ثواب پہنچاتا رہے اس کی دین و دنیوی مشکلیں حل ہوں گی جو آپ کا نام مبارک اخلاص کے ساتھ باوضو لے وہ تمام دن خوش و خرم رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا۔

ازالۂ وھم: یہاں نذر سے نذر عرفی مراد ہے اگر نذر اللہ تعالیٰ کے لئے مانے اور اس کے ثواب کی نیت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے روح کو ایصالِ ثواب کی کرے تو یہ نذر شرعی ہے اور ایسی نذر کو نذرِ عرفی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور احکام شرعیہ کا دارومدار عرف پر ہے اسی لئے مخالفین خواہ مخواہ حرام حرام کی ٹانگ نہ اڑائیں۔

گیارھویں کا طریقہ اور امام احمد رضا قدس سرہ: جیسا کہ آداب گیارہویں شریف کا پہلے عرض کیا گیا یہی ہمارے جملہ اسلاف کا طریقہ ہے چنانچہ منقول ہے کہ

> ایک صاحب نے کسی مراد کے لئے حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فرمانے پر حضور پُرنور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا توشہ شریف مانا تھا جب ان کی مراد حاصل ہوئی تو وہ توشہ تیار کرا کے آستانہ عالیہ پر حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

---

17) ایضاً
18) ایضاً

سے فاتحہ دلانے کے لئے آئے لہٰذا ایک کمرہ میں فرش بچھایا گیا حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سب حضرات وضو فرمالیں اور خود بھی تجدید وضو فرمایا حلوہ کا دیگچہ سامنے رکھا گیا حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بغداد مقدس کی جانب کہ سمت قبلہ سے ۱۸ درجہ شمال کو ہے رُخ کرکے کھڑے ہوئے اور حاضرین سے فرمایا سب صاحبان **بسم اللہ** شریف کے بعد سات بار درودِ غوثیہ **اللھم صل علیٰ سیّدنا محمد معدن الجود والکرم وٗالہٖ وبارک وسلم** ایک بار **الحمد شریف**،ایک بار آیۃ الکرسی شریف اور سات بار **قل ھو اللہ** شریف پھر تین بار درودِ غوثیہ شریف پڑھ کر سرکارِ بغداد رضی اللہ عنہ کی نذر کریں الغرض بعد فاتحہ جنہوں نے توشہ کیا تھا دستر خواں بچھایا اس پر کچھ اشعار جابجا لکھے تھے جسے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اُٹھوایا اور سادہ دستر خواں منگوا کر بچھوایا اور فرمایا تحریر پر کوئی شئے نہ رکھنا چاہیے۔ دستر خواں پر ظروفِ طعام کے علاوہ کھانا اُتارنے والے بے تکلف چلتے پھرتے ہیں انہیں مطلق احساس نہیں ہوتا کہ ہمارا قدم کہاں پڑتا ہے اس کے بعد ہر ایک کے سامنے تشتریوں میں حلوہ رکھا گیا اور سب نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا جب سب لوگ کھا چکے تو فرمایا ابھی ہاتھ نہ دھوئے جائیں بلکہ صف بستہ روبہ عراق ہوکر دعا کے لئے اُٹھایئے ،حاضرین صفیں درست کرنے لگے فرمایا جس قدر سادات کرام ہیں وہ صف اول میں سب سے آگے رہیں گے یہاں تک کہ خود بھی پیچھے کھڑے ہوئے بعدہ' فرمایا سیلچی میں سب لوگ باحتیاط ہاتھ دھوئیں اور مستعمل پانی محفوظ جگہ پر ڈلوایا جائے اور کلی کرنے کی جگہ تھوڑا تھوڑا پانی سب لوگ پی لیں اس کے بعد دعا کی گئی۔ [19] (حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد۱، صفحہ ۲۰۳، ۳۱۲)

گیارھویں شریف کے تبرک کا ادب از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ: ہم اہلسنّت پر اس شئے کو متبرک و مقدس سمجھتے ہیں جو کسی محبوبِ خدا سے نسبت ہو گیارہویں شریف کے تبرک کو حضور غوثِ جیلانی رضی اللہ عنہ سے نسبت ہے اسی لئے اسے ہم متبرک و مقدس سمجھ کر اس کی تعظیم و تکریم کا سبق دیتے ہیں۔ شیخ الاسلام امام اہلسنّت شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آپ کے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کی مجلس میں گیارہویں شریف کا لنگر تقسیم ہوا تو جیسے بانٹنے سے شیرینی وغیرہ بے احتیاطی سے نیچے گر جاتی ہے ہم نے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پلنگ سے نیچے اتر رہے ہیں اور نہایت ہی ادب اور خشوع و خضوع سے فرش پر سجدے سے صورت میں زمین پر سر جھکا رہے ہیں ہم حیران ہیں کہ یہ کیا ماجرا ہے غور سے کیا دیکھا

---

[19] (حیاتِ اعلیٰ حضرت، توشہ غوث پاک، 1/224، کشمیر انٹرنیشنل پبلشرز، رحمن مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاھور)

کہ آپ علیہ الرحمۃ نیچے گری ہوئی شیرینی کو منہ میں لارہے ہیں ہم نے عرض کی آپ ہمیں حکم فرماتے ہم اُٹھالیتے فرمایا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے تبرک کی شیرینی کے ادب کے خلاف تھا کہ اسے بے اعتنائی سے حاصل کروں۔

سبق: اہلسنّت بالخصوص اہلِ علم حضرات سے استدعا ہے کہ ادب کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو جب سے مخالفین کی گیارہویں شریف و دیگر منسوبات محبوبانِ خدا پر طعن و تشنیع شروع ہوئی ہے اس وقت سے ہم بھی آداب کے تقاضوں سے محروم ہوتے جارہے ہیں اور بے ادبی کی سزا ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطاکردہ برکات دنیا سے اُٹھ جاتی ہیں۔ اُویسی غفرلہٗ کی استدعا ہے کہ جہاں ہم گیارہویں شریف کی ادائیگی کے پابند ہیں ہمیں کئی گنا زائد بڑھ کر با ادب ہونا چاہیے کیوں کہ۔

بے ادب نہ تنہا خود راشت   بلکہ آتش در آفاق زد

ازخدا جوئیم توفیق ادب   بے ادب محروم ما انداز فضل رب

گیارھویں والے کے دشمن کو انتباہ: ایک بزرگ نے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو اس مصیبتِ عظیمہ ورطۂ جسیمہ سے نجات دلائیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مراقبہ کرو اس نے مراقبہ میں عرش کے نیچے ایک تلوار لٹکی ہوئی دیکھی جس پر مکھیاں اپنے آپ کو گراتی ہیں اور دو ٹکڑے ہوجاتی ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے آنکھ کھولنے کا حکم دیا اور فرمایا مکھیاں اس تلوار سے جنگ کرتی ہیں اور اس سے انہیں یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے (یہی حال میرے دشمنوں کا ہے) اور میرے احباء مخلصین میرا نام ہر حال میں ادب واحترام سے لیتے ہیں اور تمام احوال میں عفو اور مغفرت کا دامن مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور مخالفین منکرین بہ وجۂ بے ادبی ہلاکت میں بڑھ جاتے ہیں میری تلوار مشہور ہے اور میری کمان چڑھی ہوئی ہے اور میرا تیر نشانہ پر لگا ہوا ہے اور میرا گھوڑا زین سے کسا ہوا ہے اور میں اللہ کی بڑھتی ہوئی آگ ہوں تمام اہلِ بغداد کے سفارش کرنے پر آپ نے اس حالتِ جلالی کو اہلِ عناد سے اُٹھالیا۔[20] (تفریح الخاطر)

انتباہ: شرعی دلائل سے ہم اہلسنّت گیارہویں شریف مناتے ہیں اور ان شاء اللہ تاقیامت مناتے رہیں گے مخالفین و منکرین کو اتنی گزارش ہے کہ حدیثِ قدسی میں ہے کہ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ۔ "جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرتا ہے میرا اس کے ساتھ اعلانِ جنگ ہے۔"[21]

(بخاری ومسلّم)

یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اللہ تعالیٰ کا اعلانِ جنگ معمولی بات نہیں اور اس کا اعلانِ جنگ کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ اُولیاء وانبیاء علیٰ نبینا وعلیہم السلام کے دشمن مخالف کا خاتمہ برباد ہوتا ہے خواہ وہ کتنا نمازی ہو یا حاجی یا غازی۔

---

[20] (تفريح الخاطر في ترجمة الشيخ عبد القادر، المنقبة الرابع في هلاك من ذكر اسمه بغير طهارة ثم عفي عنه، ص19، طبع الشيخ عبد الرحمن النيأري بثغر الاسكندرية)

[21] (صحيح البخاري، كتاب الرقاق، باب التواضع، 2385/5، رقم الحديث 6137، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414ھ/1993م)

(السنن الكبرى للبيهقي، كتاب صلاة الاستسقاء، باب الخروج من المظالم والتقرب إلى الله تعالى بالصدقة والنوافل، 346/3، رقم الحديث 6262، دار المعرفة)

لیے گیارھویں والے کا نام: آخر میں چند گزارشات عرض کردوں کہ گیارہویں کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ دنیوی اُمور میں برکات اور سخت سے سخت مشکلات سے بچاؤ کے علاوہ عاقبت سنور جائے گی کیوں کہ سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کے ساتھ تعلق رکھنے اور اُن سے نسبت جوڑنے والے کو مغفرت سے نوازے گا۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا اعلان: بهجة الاسرار میں لکھا ہے کہ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے ایک بہت لمبی کتاب دی گئی ہے جس میں میرے مصاحبوں اور قیامت تک جتنے بھی مرید ہوں گے تمام کے نام اس میں درج ہیں اور کہا گیا ہے یہ تمام آدمی تمہارے حوالے کئے گئے ہیں، میں نے دوزخ کے دربان سے پوچھا کہ کیا تیرے پاس دوزخ میں کوئی میرا مرید بھی ہے اس نے کہا نہیں (پھر آپ نے فرمایا) مجھے اپنے رب کے جلال وعزت کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسے ہے جیسے آسمان زمین پر حاوی ہے اگر میرا مرید اچھا نہیں ہے تو میں تو اچھا ہوں اور مجھے اپنے پروردگار کی عزت وجلال کی قسم میں اس کی بارگاہ سے اس وقت تک نہ ہٹوں گا جب تک تمہیں (یعنی مریدوں) کو ساتھ لے کر جنت میں نہ چلا جاؤں۔[22]

شیخ قطب بن اشرف رومی اپنی کتاب مزکی النفوس میں لکھتے ہیں کہ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرا مرید نیک نہ ہو تو بھی میں اس کے لئے کافی ہوں۔ خدا کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید پر ہے اگرچہ میرا مرید مغرب میں اور میں مشرق میں ہوں (یعنی خواہ وہ کتنی ہی دور ہو میرا ہاتھ اس کے سر پر ہوتا ہے) اور اگر میرا مرید ننگا ہو جائے (یعنی اس سے کوئی قصور ہو جائے) تو میں مشرق (یعنی دور سے) لمبا ہاتھ کرکے اس کے قصور پر پردہ ڈال دیتا ہوں۔ خدا کی قسم میں قیامت کے دن دوزخ کے دروازے پر کھڑا رہوں گا حتّٰی کہ میرے سب کے سب مرید گزر جائیں خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیرے کسی مرید کو دوزخ میں نہ ڈالوں گا پس جو کوئی اپنے آپ کو میرا مرید کہے میں اسے قبول کرکے مریدوں میں شامل کرتا ہوں اور اس کی طرف توجہ رکھتا ہوں۔ میں نے منکر نکیر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ میرے مریدوں کو قبر میں نہ ڈرائیں گے۔[23] (تفريح الخاطر)

واقعات کی روشنی میں: ذیل میں چند واقعات، حکایات ومشاہدات عرض کروں گا تا کہ گیارہویں والوں کو مژدۂ بہار اور منکروں پر غضبِ کردگار ہو۔

دھوبی کی نجات: میں نے حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک حکایت سنی ہے کہ ایک دھوبی کا انتقال ہوا جب دفن کرچکے تو منکر نکیر نے آکر سوال کیا من ربک؟ ما دینک؟ من هٰذا الرجل۔ وہ جواب میں کہتا ہے مجھ کو کچھ خبر نہیں میں تو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا دھوبی ہوں اس پر اس دھوبی کی نجات ہوگئی فی الحقیقت یہ جواب اپنے ایمان کا اجمالی بیان کہ میں ان کا ہم عقیدہ ہوں جو ان کا خدا وہ میرا خدا جو ان کا دین وہ میرا دین۔[24]

---

[22] (تفريح الخاطر في ترجمة الشيخ عبد القادر .المنقبة الثانية والستون في أعطاء الله له سجلا الخ. ص66. طبع الشيخ عبد الرحمن النياري بثغر الاسكندرية)

[23] (تفريح الخاطر في ترجمة الشيخ عبد القادر .المنقبة الثانية والستون في أعطاء الله له سجلا الخ. ص66. طبع الشيخ عبد الرحمن النياري بثغر الاسكندرية)

[24] (ملفوظات حکیم الامت، فیوض الرحمن، ایمان اجمالی، 15/213، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، پاکستان)

یاد رہے کہ یہ واقعہ دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اور مجدد مولوی اشرف علی تھانوی نے ذکر کیا ہے نیز تھانوی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے یہ واقعہ مولوی فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی سے خود سُنا ہے۔[25]

فائدہ: دیوبندی حضرت مولوی فضل الرحمن صاحب کو قطبِ وقت تسلیم کرتے ہیں۔[26] (حیاتِ اشرف صفحہ ۴۱، ۵۲)

گناہ گار بندہ: حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک بہت ہی زیادہ گناہ گار شخص تھا لیکن اُس کے دل میں سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی محبت ضرور تھی جب اُس کے مرنے کے بعد اس کو دفن کیا گیا تو قبر میں منکر نکیر نے سوالات کئے تو اُس نے ہر سوال کا جواب عبد القادر کہتے ہوئے دیا تو منکر نکیر کو ربِ قدیر کی بارگاہ عالیہ سے حکم آیا

"ان کان ھٰذا العبد من الفاسقین، لکنه فی محبة محبوبی السیّد عبد القادر من الصادقین، فلا جله غفرت له ووسعت قبره محبتهٖ وحسن اعتقاده فیه رضي الله تعالي عنه۔"[27] (تفریح الخاطر صفحه ۲۲ مطبوعه مصر)

اگرچہ یہ بندہ فاسقوں میں سے ہے مگر اس کو میرے محبوب سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ صادقین میں سے ہیں کی ذات سے محبت ہے اسی لئے میں نے اسے بخش دیا اور اس کی قبر فراخ کر دی۔

ازالہ وھم: اللہ تعالیٰ جسے جیسے چاہے بخشے اس سے کون پوچھے ہمارے حوالہ میں تو فاسق کا لفظ ہے مولوی اشرف علی نے "فیوض الرحمن ملفوظات" میں کہاہے کہ وہ دھوبی کافر تھا۔[28]

لطیفہ: فقیر نے میرپور خاص سندھ میں یہ حوالہ دیئے بغیر یہ واقعہ بیان کیا تو دوسرے دن میرے ہاں ایک ڈاڑھیوں کی جماعت میرے میزبان کو لے کر میری بیٹھک پر آدھمکی اور کہا کہ اُویسی صاحب آپ نے کل کی تقریر میں بڑا غلو فرمایا کیا شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسے واقعات کی اسلام اجازت دیتا ہے؟ میں نے فوراً الافاضاتِ الیومیہ کھول کر آگے رکھ دی اس کے بعد خاموشی سے باہر نکل گئے میں نے ان کی ٹولی کے سربراہ کو پکڑ لیا اور کہا کہ اپنے گھر کے حوالہ سے خاموشی کیوں؟ کہا مولوی اشرف علی نے ہمارا بھٹہ بٹھا دیا ہے۔

عذابِ قبر سے نجات: بغداد شریف کے محلہ باب الازج کے قبرستان میں ایک قبر سے مردہ کے چیخنے کی آواز سنائی دینے کے متعلق لوگوں نے حضرت غوث الثقلین قدس سرہ العزیز کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا اُس قبر والے نے مجھ سے خرقہ پہنا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا حضور والا! اس کا ہمیں علم نہیں۔ دوسری مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اُس نے کبھی میری مجلس میں حاضری دی تھی؟ لوگوں نے جواباً عرض کیا بندہ

---

[25] (الافاضات الیومیہ از اشرف علی تھانوی، 2/27، مطبوعہ تھانہ بھون)

[26] (حیاتِ اشرف از مولانا ڈاکٹر غلام محمد، باب اول از طلوع تا غروب، اکابرِ عصر کی خدمت میں، ص43، مکتبہ تھانوی کراچی)

[27] (تفریح الخاطر في ترجمة الشیخ عبد القادر، المنقبة السادسة عشر في نجاة فاسق بجوابه بعبد القادر في سوال منکر ونکیر له، ص28، طبع الشیخ عبد الرحمن النیاري بثغر الاسکندریة)

[28] (ملفوظات حکیم الامت، فیوض الرحمن، ایمان اجمالی، 15/213، ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان، پاکستان)

نواز! اس کا بھی علم نہیں۔ بعد ازیں آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا اُس نے میرے پیچھے نماز بھی پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں جانتے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "المفرط أولیٰ بالخسارۃ" بھولا ہوا شخص ہی خسارہ میں پڑتا ہے۔ اُس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے مراقبہ فرمایا اور آپ رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک سے جلال وہیبت اور وقار ظاہر ہونے لگا آپ رضی اللہ عنہ نے سر مبارک اُٹھا کر فرمایا کہ فرشتوں نے مجھے کہا ہے "إنه رأى وجهک وأحسن بک الظن، وإن الله تعالىٰ قد رحمه بذلك" کہ اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور آپ رضی اللہ عنہ سے حسنِ ظن اور محبت رکھتا تھا لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس پر رحم کر دیا ہے اُس کے بعد اُس قبر سے کبھی بھی آواز نہ سنائی دی۔ [29]

فائدہ: یہ صرف اسی لئے کہ اسے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے نسبت اور آپ رضی اللہ عنہ سے حسنِ ظن (خوش عقیدت) قبر کی کالی رات میں کام آگئی۔

قبر سے نکل کر بیعت فرمانا: ایک شہر میں سیّدنا محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ النورانی کا معتقد رہتا تھا اُس نے سلسلہ قادریہ میں داخل ہونے کا ارادہ بھی کر رکھا تھا۔ ایک روز وہ دور دراز کا سفر طے کر کے بغداد شریف پہنچا تو اس کو معلوم ہوا کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو چکا ہے آخر اُس نے آپ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کا ارادہ کیا۔ قبر مبارک پر حاضر ہو کر آدابِ زیارت بجالایا۔

"فظهر الغوث الاعظم من مرقدہٖ وأخذ بیدہٖ وأعطاہ الإنابة وانتسب بسلسلتہٖ۔"

توحضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اپنی قبر شریف سے نکلے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے توجہ دی اور اپنے سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل فرمایا۔

فوائد

۱) غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوش اعتقادی کام آگئی۔

۲) امام المفسرین فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معرکۃ الآراء تفسیر میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی حدیث شریف درج فرماتے ہیں:

"أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ لَا يَمُوتُونَ وَلَكِنْ يُنْقَلُونَ مِنْ دَارٍ إِلَى دَارٍ" [30]

یعنی بے شک اُولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر انتقال فرماتے ہیں۔

۳) اب بھی اگر کوئی کسی کا مرید نہ ہوا ہو یا کسی سے اعتقاد نہ جمتا ہو تو وہ دل ہی دل میں یا عام مشہور کر دے کہ میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا مرید ہوں تو وہ کل قیامت میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے مریدین میں شامل ہو گا۔

احادیثِ مبارکہ: درجنوں روایات صحاح ستہ میں موجود ہیں کہ جسے دنیا میں کسی قوم (گذشتہ حضرات) سے محبت اور عقیدت ہوا گرچہ وہ ان جیسے اعمال بھی نہ کر سکا ہو تب بھی قیامت میں انہی کے ساتھ ہو گا۔ (مسلم شریف) اور صحیح حدیث کے الفاظ "الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ" [31] یعنی ہر مرد قیامت کے دن

---

[29] (بهجة الأسرار ومعدن الأنوار، ذكر فضل أصحاب وبشراهم، ص194، دار الكتب العلمية ببيروت، 2020)

[30] (التفسير الكبير للرازي، سورة آل عمران، قوله تعالى ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا، 74/9، دار الكتب العلمية ببيروت، سنة النشر: 2004م – 1425ھ)

[31] (صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من أحب، 2034/4، رقم الحديث2641، دار إحياء الكتب العربية)

اپنے محبت والے کے ساتھ ہوگا۔ (ایضاً) ظاہر ہے کہ گیارہویں شریف کرنے والے کو حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے محبت و عقیدت ہوگی تو گیارہویں کرے گا اگر محبت نہ ہوگی تو ہزار حیلے حوالے کرو تو وہ گیارہویں کے نام سے بھی چڑے گا جیسے وہابیوں کا حال ہے۔

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مع مریدین و منسبتین بیت المعمورین:

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ لکھتے ہیں کہ

حدیث مرفوع مروی کتب مشہورہ ائمہ محدثین سے ثابت ہے کہ حضور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے تمام تر مریدین و اصحاب و غلامان بارگاہ آسمانِ قباب کے شبِ اسریٰ اپنے مہربان باپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضورِ اقدس ﷺ کے ہمراہ بیت المعمور میں گئے وہاں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر تشریف لائے۔ *الحمد للّٰہ رب العلمین*

اب ناظر غیر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا یہ کیوں کر؟ ہاں ہم سے سنئے۔ *(واللّٰہ الموفق)*

ابنِ جریر و ابن ابی حاتم و بزار و ابو یعلی و ابن مردویہ و بیہقی و ابنِ عساکر حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل معراج میں روای، حضورِ اقدس ﷺ فرماتے ہیں:

ثم صعدت الی السماء السابعة فاذا انا بابراهيم الخليل مسندا ظهره الی البيت المعمور (فذكر الحديث الی ان قال) واذا بامتی شطرين شطر عليهم ثياب بيض كانها القراطيس وشطر عليهم ثياب رمد فدخلت البيت المعمور ودخل معی الذين عليهم الثياب البيض وحجب الاخرون الذين عليهم ثياب رمد وهم علی خير فصليت انا ومن معی من المومنين فی البيت المعمور ثم خرجت انا ومن معی (الحدیث)

پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا، ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرما ہیں اور ناگاہ اپنی امت دو قسم پائی، ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں کاغذ کی طرح، اور دوسری قسم کا خاکستری لباس۔ میں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے ساتھ

سپید پوش بھی گئے، میلے کپڑوں والے روکے گئے مگر ہیں وہ بھی خیر و خوبی پر۔ پھر میں نے اور میرے ساتھ کے مسلمانوں نے بیت المعمور میں نماز پڑھی۔ پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آئے۔

ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہ عزوجل شریف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی۔ تو حضور غوث الورٰی اور حضور کے منتسبان باصفا تو بلاشبہہ ان اجلی پوشاک والوں میں ہیں، جنہوں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المعمور میں جا کر نماز پڑھی۔[32] (والحمد للہ رب العلمین)(عرفانِ شریعت، صفحہ ۹۰،۹۱)

مژدۂ بھار: اس مبارک ارشاد کے بعد فقیر اس خوش بخت سنّی مسلمان کو مبارک باد پیش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے جملہ محبوبوں سے پیار اور عقیدت کی دولت سے مالا مال ہے بالخصوص غلامانِ شہ جیلان کو جو پیرانِ پیر کی گیارہویں شریف کا ختم دلا کر اپنا نام اسی فہرست میں ثبت کرا رہا ہے جسے رسول اکرم، شفیع معظم، نبی محتشم، نورِ مجسم ﷺ نے شبِ معراج بیت المعمور میں اپنی زیارت سے مشرف فرما کر ان کے جنتی ہونے کی مہر ثبت فرمائی۔ یہ فقیر اُویسی رضوی غفرلہٗ بھی انہی خوش قسمتوں میں اپنا نام شامل ہونے کی اُمید واثق رکھتا ہے کیوں کہ زندگی بھر اعدائے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے برسرِپیکار رہا اور مریدی لاتخف کے وعدہ کو اپنے لئے زندگی میں اکسیرِ اعظم پایا تو ان شاءاللہ قبر و آخرت میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی نوازشوں سے نوازا جاؤں گا۔

هذا آخر مارقمه

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور، پاکستان

۲۴ج ا ۱۴۰۵ھ

---

[32] (فتاویٰ رضویہ، کتاب الشتی، 28/423تا426، رضا فاؤنڈیشن لاہور)